خلاصہ درس ۴۰

فعل لازم اور متعدی کی تعریف:

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کردے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو جیسے ذهب عمروٌ

فعل متعدی: وہ فعل ہے جس کا عمل فاعل سے تجاوز کرتے ہوئے مفعول تک پہونچ جاتا ہے جیسے ضَرَبَ زيدٌ عمراً

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv

فعل لازم کو متعدی بنانے کے طریقے:

۱۔ فعل لازم کو باب اِفعال میں لے جائیں جیسے ذَهَبَ زيدٌ (زید گیا) سے أَذْهَبَ زيدٌ بَكْراً (زید بکر کو لے گیا)۔

۲۔ فعل لازم کو باب تفعیل میں لے جائیں جیسے فَرِحَ زيدٌ (زید خوش ہوا) سے فَرَّحَ زيدٌ عَلِيّاً (زید نے علی کو خوش کیا)۔

۳۔ حرف جر کے ذریعہ سے جیسے خَرَجَ زيدٌ (زید نکلا) سے خَرَجتُ بِزَيْدٍ (میں نے زید کو نکالا)۔

فعل مجہول کے بارے میں چند نکات

۱۔ **تعریف:** ایسا فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو اسے فعل مجہول کہا جاتا ہے۔

۲۔ **وجہ تسمیہ:** مجہول یعنی نامعلوم۔ چونکہ اس کا فاعل نامعلوم ہوتا ہے اس لئے اسے فعل مجہول کہا جاتا ہے۔

۳۔ فاعل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس کی جگہ مفعول آتا ہے اسے **نائب فاعل** کہا جاتا ہے۔ اور فعل کی نسبت اسی کی طرف دی جاتی ہے۔

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv

۴۔ چونکہ مفعول نائب فاعل کی جگہ پر آتا ہے لہذا جو اعراب فاعل کا ہوتا ہے یعنی رفع وہ نائب فاعل (مفعول) کو دے دیا جاتا ہے جیسے: نُصِرَ زَيْدٌ۔

فاعل کو حذف کرنے کی وجوہات:

۱۔ فاعل کی تعظیم: جب فاعل کی تعظیم مقصود ہو تو اس کو ہٹا دیا جاتا ہے اور مفعول کو اس کی جگہ رکھ دیا جاتا ہے جیسے: خُلِقَ الإنسَانُ (انسان کو خلق کیا گیا)

یہاں پر الله فاعل تھا تعظیم کی وجہ سے اسے ہٹا دیا گیا۔

۲۔ فاعل کی تحقیر: جب فاعل کی تحقیر مقصود ہو تو اس کو ہٹا دیا جاتا ہے اور مفعول کو اس کی جگہ رکھ دیا جاتا ہے جیسے: شُتِمَ الأَمِيرُ (امیر کو برا بھلا کہا گیا)۔

۳۔ فاعل کا نامعلوم ہونا: ہمیں معلوم ہی نہ ہو کہ فاعل کون ہے جیسے: سُرِقَ المَالُ (مال چوری ہو گیا)۔

۴۔ فاعل کو مبہم رکھنا: ہمیں فاعل معلوم ہے لیکن نہیں چاہتے کہ اس کی شناخت ہو جیسے: قُتِلَ زَيدٌ (زید قتل کیا گیا)۔

دو جگہ پر مفعول بہ کو نائب فاعل نہیں بنایا جاسکتا:

ImamSadiq.tv Sadiq.tv ImamSadiq.tv

۱۔ باب عَلِمتُ کا مفعول دوم: جیسے عَلِمْتُ زَيْداً قَائِماً سے عُلِمَ قَائِمٌ زَيْداً نہیں کہا جاسکتا۔

۲۔ باب أعلَمتُ کا مفعول سوم جیسے: أعلَمتُ زَيْداً عمراً فَاضِلاً سے أُعلِمَ فَاضِلٌ زَيْداً عمراً نہیں کہا جاسکتا۔

- باب أعْطَيْتُ کے مفعول اول کو نائب فاعل بنانا مفعول دوم سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ مفعول اول لینے والا ہوتا ہے جبکہ مفعول دوم دی جانے والی چیز ہوتی ہے (اور لینے والا نائب فاعل بننے کا زیادہ حقدار ہے) جیسے: أُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَماً اگرچہ أُعْطِيَ دِرْهَمٌ زَيْداً کہنا بھی صحیح ہے۔

- فعل معروف فاعل کی طرف مسند ہوتا ہے جبکہ فعل مجہول مفعول بہ (نائب فاعل) کی طرف۔
- ہاں فعل مجہول کو باب عَلِمْتُ کے مفعول دوم اور باب اَعْلَمْتُ کے مفعول سوم کی طرف مسند نہیں کر سکتے یعنی ان دو مفعول کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے کیونکہ یہ حقیقت میں خبر ہوتے ہیں مفعول ماقبل کی۔ لہذا اس کی طرف مسند ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر ان کو نائب فاعل بنا دیا جائے تو بیک وقت فعل مجہول کا مسند الیہ بھی ہوں گے اور اپنے مبتدا کا مسند بھی۔ اور ایسا ہونا صحیح نہیں ہے۔ لہذا عُلِمُ قَائِمٌ زَیْداً اور اُعلِمَ فَاضِلٌ زَیْداً عمراً کہنا صحیح نہیں ہے۔

ImamSadiq.tv